

## اردو اور پشتو زبان کے لسانی روابط..... ایک جائزہ

ڈاکٹر سیدہ اویس اعوان

اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو گورنمنٹ کالج دومن یونیورسٹی، سیال کوٹ

ڈاکٹر محمد الطاف یوسف زئی

ایسوسی ایٹ پروفیسر ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

### Abstract

Pashto is the ancient language of sub-continent and the people who speak Pashto has been living in Sub-Continent hundred of years. Therefore it is natural that Pashto had been inherited from other languages. Specifically there is a great impact of "Pasho" language in Urdu. When Urdu language was being born in this region on that time Pashto language was very popular. For a very long time Pashto and Urdu languages were alies. Both languages share a common in vocabulary, cultural impact and linguistic approaches. When languages share a high impact from their ancestral Persian, therefore Pasho speakers become habitual in Urdu speaking in a very short time. There is a large collection of Urdu words being used in Pashto language. Both languages became strengthly due to public harmony and mutual relationship. In this article linguistic relationship between Urdu and Pashto will be discussed.

پشتو برصغیر پاک و ہند کی ایک قدیم زبان ہے اور پشتو بولنے والے پشتون، پٹھان یا افغان عرصہ دراز سے برصغیر پاک و ہند میں موجود ہیں۔ اور ان کا عمل دخل پورے ہندوستان میں صدیوں سے رہا ہے۔ اس وجہ سے برصغیر پاک و ہند کی دوسری زبانوں کا پشتو سے متاثر ہونا ایک فطری اور قدرتی عمل ہے خاص کر اردو زبان پر پشتو کے اثرات اس حوالے سے بھی ہیں کہ جب اردو زبان کی داغ بیل پڑ رہی تھی اس دور میں ہندوستان میں پشتو کا عمل دخل بھی بہت زیادہ تھا۔ علاوہ ازیں محقق حنیف خلیل پشتو کو ہندوستان کی زبانوں کی اُم الستانہ کہتے ہیں اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں تاریخ اور لسانیات کے حوالے سے مدلل بحث کرتے ہیں۔ وہ لسانیات کے تناظر میں بچے کی جبلت اور پھر اس کی زبان پر وارد ہونے والے پہلے لفظ

”بابا“ کے حوالے سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ”بابا“، ”ماما“، ”دادا“، پشتو ہی کے لفظ ہیں۔ ان کے نزدیک پشتو انسان کی جبلی اور فطری زبان ہے۔ وہ امیر حمزہ خان شنواری کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”حمزہ باباے انسانی زندگی کے مختلف ادوار پر ایک مثنوی ژوند ایون (زندگی اور چلن) کے نام سے لکھی ہے۔ اس مثنوی میں وہ انسان کی فطری زبان پشتو کو قرار دیتے ہیں۔ اور نفسیاتی حوالے سے بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بچے کی زبان پر سب سے پہلے بابا، ماما، دادا وغیرہ کے الفاظ وارد ہوتے ہیں اور انسان کی فطری و ابتدائی زبان پشتو ہی ہے۔“<sup>۱</sup>

پشتو انسان کی فطری زبان ہے یا نہیں یہ بات اتنی اہم نہیں۔ درحقیقت پشتو کی قدامت اور بحیثیت زبان اس کے بھرپور وجود کو مد نظر رکھتے ہوئے جب وہ اس کو ہندوستانی زبانوں کی اُم السنہ کہتے ہیں تو یہ بات قابل التفات۔ لکھتے ہیں:

”اصل موضوع یہ ہے کہ ہندوستانی زبانوں کی ماں کون سی ہے۔ یہ زبان یقیناً کوئی ایسی زبان ہو سکتی ہے جس میں وسعت اور جاذبیت ہو۔ اگر ہم ہندوستانی زبانوں کے مزاج پر گور کریں تو صرف پشتو ہی ایسی زبان ہے جس میں جلال بھی ہے اور جمال بھی۔ کیونکہ زبانوں پر جغرافیہ اور آب و ہوا کا اثر ہوتا ہے۔ پشتون ایک ایسے خطہ زمین میں آباد ہیں جو ایران اور ہندوستان کے وسط میں واقع ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ پشتونوں نے مختلف اوقات میں ایران کی جانب بھی پیش قدمی کی ہے اور ہندوستان کی جانب بھی۔ لہذا دونوں کا ان سے متاثر ہونا ایک فطری امر ہے اور دونوں سے ان کی زبان کا ہمہ گیر اور مکمل ہونا بھی لازمی ہے اور یہ بات موجودہ پشتو زبان سے بھی ثابت ہے کہ اس میں ہر خیال اور فکر کے ابلاغ کے لیے سہولت موجود ہے۔“<sup>۲</sup>

پشتون برصغیر پاک و ہند میں مختلف ادوار میں لشکر کشی اور یلغاریں کرتے رہے۔ برصغیر پاک و ہند میں رہتے ہوئے بھی انھوں نے اپنی زبان بولتے تھے۔ عوام ہی نہیں بل کہ حکومتی افواج اور سرکاری کارندے بھی پشتو میں ہی بات کرتے تھے۔ ایک طویل عرصہ تک پشتو اور اردو ایک ساتھ سفر کرتے رہے یعنی جب اردو زبان پروان چڑھ رہی تھی اس دور میں ہندوستان میں پشتو کا وجود مسلم تھا۔ اس حوالے سے پشتو سے اردو کا متاثر ہونا لازم تھا اردو مختلف زبانوں کا مجموعہ ہے اور اس میں انجذاب کی طاقت بھی موجود ہے۔ سو اس نے پشتو کے بہت سے الفاظ بلا واسطہ یا بالواسطہ اپنے اندر جذب کر لیے۔ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ اردو کی تشکیل میں پشتو کا انتہائی اہم کردار رہا ہے۔ حذیف خلیل اردو کے تاریخی پس منظر کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”اردو میں جغرافیہ میں پیدا ہوئی اور پروان چڑھی اس جغرافیہ پر صدیوں سے پشتونوں اور افغانوں کا تہذیبی اور لسانی غلبہ رہا ہے۔ جب اردو پیدا نہیں ہوئی تھی تب بھی اس علاقہ میں پشتونوں کا عمل دخل رہا ہے۔ اور جب اردو پیدا ہوئی اس وقت بھی ان علاقوں پر پشتونوں کے اثرات موجود رہے ہیں۔ گویا اردو نے جنم لیتے ہی ابتدائی اثرات افغانوں اور پشتونوں سے لیے اور اس طرح اردو کی تشکیل میں ان کا بہت اہم کردار رہا ہے۔“<sup>۳</sup>

اگر تاریخ ادب کا جائزہ لیا جائے تو عیاں ہو گا کہ جو معاشرتی، سیاسی، تہذیبی اور لسانی اسباب و عوامل سندھ، ملتان، پنجاب، دہلی، بہار، مالوہ اور دکن میں اردو کی پیدائش اور ترویج کے تھے وہی سماجی، سیاسی، تمدنی، تہذیبی اور لسانی اسباب و عوامل سرحد میں بھی تھے۔ صوبہ سرحد کے اہل علم جب محلوہ بالا تمام حالات و واقعات کا جائزہ لیتے ہیں تو پکار اٹھتے ہیں کہ:

”اردو کی جنم بھومی در حقیقت سرحد کا کوہستانی نقطہ ہے۔ اردو جو سنسکرت اور فارسی کے اختلاط کا نتیجہ تھی اس کا خمیر سرحد کے سنگلاخ ماحول میں اس وقت سے تیار ہو رہا تھا جب ایرانیوں نے بہت پہلے ہندوستان پر دھاوے بولنے شروع کیے۔ ایرانیوں کی آمد کا آغاز ۱۰۰۱ میں محمود غزنوی کے حملوں سے ہوا اور سترھویں صدی عیسوی میں نادر شاہ درانی کے عہد تک مسلسل یہ یلغار جاری رہی۔“<sup>4</sup>

پاکستان مختلف زبانوں، علاقائی ثقافتوں اور نسلی گروہوں کا مجموعہ ہے۔ باوجود ظاہری تفاوت کے پاکستانی زبانوں کی بیش تر اقدار ایک دوسرے سے مماثل ہیں۔ اگرچہ گلوبلائزیشن کے دور میں ایک زبان پر دوسری زبانوں کا اثر ناگزیر ہے۔ جب دو افراد یا دو قومیں آپس میں ملتے ہیں تو ان کی زبانیں بھی ایک دوسرے پر اثر انداز بھی ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک زبان کے ذخیرہ الفاظ سے دوسرے زبان بھی مستفید ہوتی ہے۔

پاکستان کی مختلف زبانوں میں جن کے درمیان طویل جغرافیائی فاصلے حاصل ہیں۔ بیک وقت ایسے الفاظ ملتے ہیں جن کا منبع اور ماخذ یکساں ہے۔ چونکہ یہ قریب قریب ایک ہی جیسے ماحول میں پروان چڑھتے ہیں اور یکساں عوامل سے متاثر ہوتی رہی ہیں۔ اس لیے ان میں بڑی حد تک لسانی و لغوی اشتراک پایا جاتا ہے۔

پشتو زبان دنیا کی ان دو قدیم زبانوں سے تعلق رکھتی ہے جو دنیا کے دو الگ الگ مذاہب کی مقدس زبانیں تھیں یعنی ایک طرف اس زبان کا تعلق سنسکرت سے ہے جو ہندوستان کی مقدس زبان تھی تو دوسری جانب اس کا تعلق زرتشت کی متبرک زبان اوستا سے بھی ہے۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ جو صوبہ سرحد کے نام سے مشہور تھا اب خیبر پختونخوا کہلاتا ہے۔ پشتو اس صوبے کی سب سے بڑی زبان ہے۔ پشتو کے علاوہ اس علاقے کے افراد دیگر زبانیں بھی بولتے ہیں جن میں ہند کو نمایاں ہے۔

قومی زبان اردو کے علاوہ دیگر پاکستانی زبانیں بظاہر الگ الگ ہونے کے باوجود مربوط اور یک رنگ نظر آتی ہیں۔ اردو نے سندھی، سرائیکی، پنجابی، بلوچی اور براہوی کے ساتھ ساتھ پشتو زبان کے الفاظ بھی قبول کیے۔ یہی وجہ ہے کہ اردو پاکستان کی دوسری زبانوں کے قواعد سے ہم آہنگ اور ذخیرہ الفاظ میں اشتراک رکھتی ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی اردو اور پشتو زبان کے تعلق کو ان الفاظ میں واضح کرتے ہیں:

”اردو نے پشتو کے بطن سے جنم لیا ہند کو، اس کی ابتدائی شکل ہے جو آج بھی شمال مغربی صوبہ سرحد کے مرکزی شہروں میں رائج ہے۔ اس کے لوگ گیت اب بھی قدیم اردو کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ گیت سرحد کے علاوہ ہندوستان کے ان مقامات پر بھی ملتے ہیں جہاں جہاں افغان پشتو اور ہند کو کے بیچ لے کر پہنچے اور وہاں انھوں نے اردو زبان کا پودا لگایا۔“<sup>5</sup>

اردو اور پشتو زبان کا قریبی تعلق ہے۔ چار مصرعوں پر مشتمل رباعی جس کا یہ فارسی نام ہے۔ شاعری کی صنف ”چار بیت“ پشتو اور اردو کے علاوہ کسی دوسری زبان میں موجود نہیں۔ یہ بھی پشتو ہی کے زیر اثر اردو ادب میں آئی۔ بنا بریں ہمہ اردو نثر کی قدیم تصنیف پیر روشن کی تصنیف ’خیر البیان‘ جو کہ اردو اور پشتو کے قدیم ترین تعلق کو واضح انداز میں بیان

کرتی ہے۔ کرنل راورٹی پشتو لغت کے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ پشتو زبان میں بہت سے الفاظ ایسے ملتے ہیں جو اردو میں بھی نظر آتے ہیں۔<sup>6</sup>

اردو اور پشتو زبان کا صوتی نظام بھی دونوں زبانوں کو ایک دوسرے کے قریب تر لانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بنا بریں ہمہ ذخیرہ الفاظ کے حوالے سے بھی بے شمار الفاظ ایسے ہیں جو دونوں زبانوں کے اشتراک کو مضبوط کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یہ الفاظ کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔ مثلاً:

اردو	پشتو	اردو	پشتو
ہوش	اوش	جنگل	زنگل
بوتہ	بوتے	زنجیر	زنجیر
بچ	بچ	ویران	وران
حیران	ہریان	حال	احوال
سٹڈا	سٹڈہ	شاخ	نباخ
گھیر	گیر	کچھری	کچھری
روپیہ	روپی	صاف	صفا
چلغوزہ	جلغوزہ	ہمیشہ	ہمیش

ذخیرہ الفاظ کے حوالے سے ہزاروں الفاظ ایسے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں زبانوں کے روابط مضبوط کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ چند الفاظ تو من و عن اردو اور پشتو دونوں زبانوں میں رائج ہیں۔ مثلاً تن توش، ٹس ٹس، حال احوال، خلتہ، یار، وخت (وقت)۔

پشتو اور اردو نہ صرف ذخیرہ الفاظ، تہذیبی اثرات اور لسانی اثرات کا بیش تر سرمایہ مشترک ہے بلکہ فارسی اثرات نے فکر و اظہار کی سطح پر دونوں زبانوں کو ایک دوسرے سے مزید قریب تر کر دیا ہے۔ ڈاکٹر شازیہ عنبرین لکھتی ہیں:

”پشتو اور اردو کا نہ صرف ذخیرہ الفاظ اور تہذیبی اثرات کا بیشتر سرمایہ مشترک ہے بلکہ فارسی اثرات نے فکر و اظہار کی سطح پر دونوں زبانوں کو ایک دوسرے سے اور قریب تر کر دیا ہے۔“<sup>7</sup>

اردو کے پٹھان شعرا نے اردو زبان کی خدمت ”ہندوستانی پٹھان“ بن کر بھی سرانجام دی ہے۔ اردو کے پٹھان شعرا، ادبا اور مصنفین کی ایک طویل فہرست ہے۔ اردو نثر کا قدیم ترین نمونہ ”خیر البیان“ بایزید انصاری ۱۷۵۱ء میں ملتا ہے۔ ”خیر البیان“ میں پیر روشن بایزید انصاری نے اپنے مخصوص نقطہ نظر کو اسلامی عقائد کی روشنی میں پیش کیا اور اس منفرد تصنیف میں ایک ہی بات کو چار مختلف زبانوں عربی، فارسی، پشتو اور اردو میں لکھا۔ مصنف کا بیک وقت چار زبانیں استعمال کرنے کا مقصد اولیٰ یہی تھا کہ ان کے عقائد و خیالات عالم اسلام، صوبہ سرحد اور برعظیم میں پھیل سکیں یہ نثر اپنی قدامت اور انفرادیت کی وجہ سے لسانی نقطہ نظر سے اہمیت کی حامل ہے۔ بایزید انصاری کے بیک وقت چار مختلف زبانوں عربی،

فارسی، پشتو، اردو میں اظہارِ خیال سے واضح ہوتا ہے کہ اس دور میں بھی یہی وہ زبان تھی جس سے سارے برعظیم کے لوگوں کو مخاطب کیا جاسکتا تھا۔ پشتو زبان قدیم زبان ہے لیکن اس کے ادب کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں۔ خوشحال خٹک وہ اولین شاعر ہیں جنہوں نے پشتو کو رسم الخط دیا اور اسی میں شاعری کر کے پشتو کے دامن کو وسیع کیا۔ کہتے ہیں:

”نظم ہو خواہ نثر، خواہ رسم الخط، ہر لحاظ سے پشتو زبان پر میرا بڑا احسان ہے کیوں کہ پہلے اس میں نہ خط تھا اور نہ کوئی کتاب۔ یہ تو میں نے اس میں کئی کتابیں تصنیف کر ڈالیں۔“<sup>8</sup>

خوشحال خان خٹک نے مشترک سرمایہ الفاظ، اندازِ فکر، فارسی اثرات، بخور و اوزان اور اردو زبان کے الفاظ سے اپنے کلام کو مزین کیا۔ عبدالرحمن بابا نے بھی پشتو کے ساتھ ساتھ اردو میں بھی شاعری کی۔ رحمن بابا کے کلام پر فارسی کا گہرا اثر ہے اور ہیئت وہی استعمال کی گئی جو مغلیہ دور میں ریختہ کی صورت میں سارے شمالی ہند میں ملتی ہے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں:

”اردو شاعری و زبان کی روایت کسی نہ کسی شکل میں ہر زمانے میں صوبہ سرحد میں نظر آتی ہے۔ پشتو بولنے والا جب اردو کو اپناتا ہے تو وہ جلد ہی اس معیاری زبان پر عبور حاصل کر لیتا ہے جس میں ہر علاقے کے لکھنے والے ایک سطح پر برابر کے شریک ہیں۔“<sup>9</sup>

اردو اور پشتو زبان کا ماخذ تلاش کرنے کی کوشش کی جائے تو عیاں ہوتا ہے کہ اردو اور پشتو زبان کا آپس میں گہرا تعلق ہے اردو اور پشتو زبان میں کچھ مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً:

- ☆ اردو کے ہزاروں الفاظ پشتو میں بعینہ رائج نظر آتے ہیں۔
- ☆ بعض الفاظ معمولی تبدیلی کے ساتھ پشتو میں بھی استعمال ہو رہے ہیں۔
- ☆ اردو کے محاورے بھی ہلکی سی ترمیم کے ساتھ پشتو میں مستعمل ہیں۔
- ☆ پشتو زبان کے شعر خوشحال خان خٹک اور رحمن بابا کی شاعری میں بھی اردو الفاظ کا استعمال نظر آتا ہے۔
- ☆ قاسم علی خان آفریدی کے اردو دیوان میں فارسی، پشتو، کشمیری، انگریزی اور ہندی کی مختصر لغت بھی دیوان کے ساتھ شامل ہے۔

ادبی اعتبار سے پشتو زبان بھی دیگر زبانوں کی طرح وقیع سرمائے کی مالک ہے مگر گرائمر اور الفاظ کے اعتبار سے اردو اور پشتو میں کئی مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ”ط“ پر مشتمل اردو الفاظ پشتو میں ”ٹ“، ”ڈ“ اور نیچے سے چھوٹا سا دائرہ جوڑ کر لکھے جاتے ہیں۔ البتہ صوتی آہنگ اردو ہی ہے۔ اردو اور پشتو کا صوتی نظام دونوں زبانوں کو قریب تر لانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ان زبانوں کے اشتراک کو مضبوط بنانے میں بہت سے الفاظ کلیدی کردار کے حامل ہیں۔ ڈاکٹر جمیل جالبی ان دونوں زبانوں کے روابط کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”پشتو اور اردو میں نہ صرف ذخیرہ الفاظ اور تہذیبی اثرات کا بیشتر سرمایہ مشترک ہے بلکہ فارسی اثرات نے فکر و اظہار کی سطح پر دونوں زبانوں کو ایک دوسرے سے اور قریب کر دیا ہے۔“<sup>10</sup>

مختصر آئیہ کہا جاسکتا ہے کہ قومی زبان اور علاقائی زبانوں کا باہمی رشتہ بے حد ضروری ہے اس رشتے کی مدد سے اور لسانی طور پر قومی زبان اور دیگر زبانیں ایک دوسرے کے نہ صرف اثرات قبول کرتی ہیں بلکہ اپنا مزاج بھی ایک دوسرے میں تلاش کرتی ہیں۔ علاقائی زبانیں اپنی زبان کی وجہ سے قوم میں جذب ہو جاتی ہیں اور قوم علاقے کے ساتھ اپنا رابطہ مستحکم کرتی ہے۔ اس اعتبار سے یہ رشتہ وحدت و کثرت کی نشاندہی کرتا ہے۔ تاہم اگر اس رشتے کو تاریخی پس منظر میں دیکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ علاقائی زبانیں اردو کی پیش رو بھی ہیں اور اردو کا ان کے ساتھ آبائی اور ابتدائی رشتہ بھی بہت مضبوط ہے اس لیے زبان نے ایک دوسرے کے اثرات قبول کیے۔

مختصر یہ کہ پشتو اور اردو کے صوتیاتی نظام میں زیادہ فرق موجود نہیں ہے۔ دونوں زبانوں میں بے شمار الفاظ معمولی تغیر کے ساتھ ادا کیے جاتے ہیں۔ پشتو زبان بولنے والے جب اردو کو اپناتے ہیں تو وہ جلد ہی اس معیاری زبان پر عبور حاصل کر لیتے ہیں۔ اردو اور پشتو کے میل جول سے پشتو کے بہت سے الفاظ اردو زبان میں بھی رائج ہیں اور عوامی اثرات اور باہمی میل جول ان اثرات کو پختہ تر کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں زبان و ادب کے ذریعے بھی اردو زبان نے پشتو کے اثرات قبول کیے ہیں اس میں ایک اہم کردار پشتو شعر اور ادبا کا ہے۔ پشتو شاعر اور ادیب جب اردو زبان میں بھی اظہار خیال کرتے ہیں تو شعوری و غیر شعوری طور پر پشتو الفاظ اور لب و لہجہ اختیار کرتے ہیں اور اس طرح اردو پر علاقائی زبانوں کے ان مٹ نقوش ملتے ہیں اور اردو اپنی وسعت دامن کی باعث ان الفاظ و محاورات کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔

## حواشی:

- 1 حنیف خلیل، ”اردو کی تشکیل میں پشتونوں کا کردار“، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۲۰۰۵ء، ص ۱۵۴۔
- 2 حنیف خلیل، ”اردو کی تشکیل میں پشتونوں کا کردار“، محولہ بالا، ص ۱۶۲۔
- 3 حنیف خلیل، ”اردو کی تشکیل میں پشتونوں کا کردار“، محولہ بالا، ص ۱۰۲۔
- 4 فارغ بخاری، مرتبہ: سرحد میں اردو، سرحد نمبر، پشاور: سنگ میل پبلی کیشنز، ص ۱۳۳۔
- 5 ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول)، ایجوکیشنل پبلسنگ ہاؤس، ۱۹۷۷ء، ص ۱۹۹۔
- 6 ڈاکٹر شازیہ عنبرین، اردو اور دیگر پاکستانی زبانیں اور لوک ورثہ (مرتبہ)، لاہور: بیکن بکس، ۲۰۱۳ء، ص ۲۳۳۔
- 7 ڈاکٹر شازیہ عنبرین، اردو اور دیگر پاکستانی زبانیں اور لوک ورثہ، محولہ بالا، ص ۲۳۵۔
- 8 منتخب خوشحال خان خٹک، پشاور: پشتو اکیڈمی، ص ۲۷۱۔
- 9 ڈاکٹر جمیل جالبی، سرحد میں اردو، ڈاکٹر شازیہ عنبرین، اردو اور دیگر پاکستانی زبانیں اور لوک ورثہ، محولہ بالا، ص ۲۳۸۔
- 10 ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول)، ایجوکیشنل پبلسنگ ہاؤس، ۱۹۷۷ء، ص ۱۹۸۔

## ماخذ

- ☆ حنیف خلیل، ”اردو کی تشکیل میں پشتونوں کا کردار“، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۲۰۰۵ء۔
- ☆ فارغ بخاری، مرتبہ: سرحد میں اردو، سرحد نمبر، پشاور: سنگ میل پبلی کیشنز۔
- ☆ ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول)، ایجوکیشنل پبلسنگ ہاؤس، ۱۹۷۷ء۔
- ☆ ڈاکٹر شازیہ عنبرین۔ اردو اور دیگر پاکستانی زبانیں اور لوک ورثہ (مرتبہ)۔ لاہور: بیکن بکس، ۲۰۱۳ء۔
- ☆ امتیاز علی عرشی۔ اردو زبان کی بناوٹ میں پشتو کا حصہ۔ مشمولہ اردو ادب کے آٹھ سال۔ کتاب منزل کشمیری بازار لاہور۔
- ☆ منتخب خوشحال خان خٹک۔ پشاور: پشتو اکیڈمی۔